علماء کی ذمہ داریاں

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن، کراچی

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ نے ۷ ارمضان ۱۴۳۲ھ کو جامعہ بنوری ٹاؤن کے فضلاء کی الوداعی تقریب سے خطاب کیا، جسے مولانا سید محمد زین العابدین نے مرتب کرکے ماہنامہ وفاق المدارس میں اشاعت کے لئے بھیجا ہے جو نذر قارئین ہے۔.........................(ادارہ)

﴿فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون﴾

اللہ تعالیٰ نے جو فرض کفایہ آپ کے سر پر ڈالا ہے اور اس کا جو مقصد ہے (دونوں فرض کفایہ اور اس کے مقاصد) دونوں کو اس آیت میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو "لیتفقهوا فی الدین" یہ نعمت نصیب کر دی ہے اور اس نعمت کے بعد اب اس نعمت کا شکر یہ ہے کہ "لینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم"۔ "العلماء ورثة الانبیاء" آج سے آپ کو طالب علم کوئی نہیں کہے گا بلکہ اب آپ کو لوگ مولانا اور مولوی کہیں گے اور یہ جو اللہ کی عظیم نعمت ہے، علم دین اور علم شریعت اسلامیہ، کتاب اور سنت یہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے ہے جو اللہ نے آپ کو دی ہے اور یہ نعمتیں ہر ایک کو نہیں ملتیں، اس کے لئے بھی اللہ کی طرف سے انتخاب ہوتا ہے اور یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا اور یہ جتنی بڑی نعمت ہے، اتنا ہی زیادہ اس کا شکر ادا کرنا بھی ضروری ہے اور اس سے بڑی نعمت کیا ہوگی کہ ایک شخص کو اللہ بینائی دیتا ہے، آنکھیں دیتا ہے جس سے وہ آدمی دیکھتا ہے، نشیب وفراز، دائیں بائیں، کھڈا، سیدھا راستہ اور دوسرا آدمی جو اندھا ہے تو "هل یستوی الاعمیٰ والبصیر" اللہ نے آپ کو ایسی بصیرت دے دی ہے کہ زندگی میں اور زندگی کے ہر مرحلے میں آپ کے سامنے سیدھا راستہ ہے "قال الله وقال الرسول"

میں نے بخاری شریف کے درس کے دوران اپنے شیخ محدث العصر حضرت مولانا علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کا وہ

مقولہ سنایا تھا جو بخاری شریف کے بارے میں حضرت فرماتے تھے کہ یہ کتاب زندگی ہے "کتاب الحیاۃ" ہے اور میں نے یہ بھی آپ کو بتایا ہے کہ دورہ حدیث کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں اول سے آخر تک کسی مرحلے میں آپ کو کوئی کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوگی کیونکہ آپ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا مکمل مطالعہ کر چکے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام افعال، اعمال، اخلاق اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مبارک زندگیاں آپ کے سامنے ہیں اور ہر معاملے میں ان کا طرزِ عمل آپ کے سامنے آچکا ہے تو بہر حال یہ ایک بہت بڑی منقبت ہے کہ "العلماء ورثة الانبياء" کا منصب آپ کو مل رہا ہے، تو اس وراثت کے ساتھ ساتھ اس کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں اور تذکیر کے طور پر چند باتیں کہتا ہوں:

پہلی ذمہ داری:......سب سے پہلی ذمہ داری آپ کے اوپر یہ ہے کہ دین کو جس طرح پڑھا ہے اسی طرح اس کو محفوظ رکھیں، اس میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہونا چاہئے۔

دوسری ذمہ داری:......پھر اس کو بعینہٖ اسی حالت میں آگے آنے والی نسلوں تک پہنچانا، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پاکیزہ جماعت نے جن کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے تعبیر کیا جاتا ہے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تر وتازہ اور پاکیزہ دین کو لیا اور اپنے اعمال میں، اپنے اقوال میں، اپنے اخلاق میں اس کو لائے اور اس کو اسی طرح آنے والی نسلوں تک پہنچایا، تابعین، تبع تابعین کرتے کرتے آج پندرہویں صدی ہجری چل رہی ہے اور الحمدللہ دین ہمارے پاس اسی حالت میں موجود ہے جس حالت میں صحابہ کرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا تھا اور یہی فریضہ اب آپ کا ہے، اگر کسی کو تدریس کا موقع ملتا ہے تو اس دین کو اچھی طرح آپ پڑھائیں اور اس پر آپ محنت کریں، اب آپ کو اور موقع ملے گا محنت کا، جو کوتاہیاں دورانِ تعلیم ہوئی ہیں، اس کا تدارک کیجئے، اس وقت آپ کو جو موقع ملے گا، ہر کسی کو یہ موقع نہیں ملتا، اور اگر کسی کو خطابت کا موقع ملے تو اس میدان میں صحیح طور پر دین لوگوں تک پہنچانا، یہ اس کا فریضہ ہے، اسی طرح سے تصنیف وتالیف کا موقع ملے تو وہاں پر بھی......بہر حال ہر شعبہ اور ہر میدان میں دین کو صحیح طور پر امت تک پہنچانا یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

عالم کی مثال ایک گلاب کے پھول کی سی ہے، پودے پر لگا ہوا ہے وہاں پر بھی خوشبو آئے گی، توڑ کر اپنے پاس رکھ لیا، وہاں بھی خوشبو آئے گی، کہیں چھپا دیا، وہاں بھی خوشبو آئے گی تو ایک عالم جہاں بھی ہو اس سے علم کی خوشبو آنی چاہئے، آپ سفر میں ہوں، حضر میں ہوں یا زندگی کے کسی بھی شعبے میں مشغول ہوں، آپ سے علم وعمل کی خوشبو آنی چاہئے، ہر آدمی محسوس کرے کہ یہ عالم دین ہے اور اس کے لئے ضروری یہ ہے کہ آپ کا کتاب کے ساتھ ایسا جوڑ ہونا چاہئے کہ جیسے انسان کا تعلق سایہ سے، یعنی ہر موقع پر کوئی نہ کوئی کتاب خواہ کسی موضوع پر ہو، آپ کے پاس موجود ہونی چاہئے "خیر جلیس فی الزمان کتاب" اور کتاب ایک ایسا دوست ہے کہ جس سے انسان اکتاتا نہیں ہے اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا کہ

کتاب سے تعلق اور اس کے مطالعے سے چوبیس گھنٹے آپ کے علم میں اضافہ ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ علم دیا ہے، آپ کو حکم ہو رہا ہے ''وقل رب زدنی علما''

مصر کا سفر:...... بطور تحدیث بالنعمت کے، میں آپ کو اپنا تجربہ بتاتا ہوں کہ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ جب عراق، ایران جنگ ہو رہی تھی تو میں مصر میں کسی کانفرنس میں گیا ہوا تھا اور مصر سے مجھے بغداد جانا تھا تو مجھے ایئرپورٹ پر صبح سات بجے بلایا گیا، سات کے معنیٰ یہ کہ میں پانچ بجے اٹھا اور تیاری کر کے ایئرپورٹ پہنچا، کاؤنٹر پر گیا تو کہنے لگے کہ جہاز دو گھنٹے تاخیر سے آئے گا، میں پریشان بالکل نہیں ہوا اور قاہرہ کا جو ایئرپورٹ ہے پرانا اب تو نیا بھی بن گیا ہے، بہت بڑا ہال ہے اور ہوسکتا ہے ہمارے اس دارالحدیث کے ہال سے بھی پانچ چھ گنا بڑا ہو، تو وہاں اس وقت پلاسٹک کی کرسیاں ہوا کرتی تھیں تو میں جا کر بیٹھ گیا، میرے پاس ایک کتاب تھی، میں نے وہ نکالی اور اس کا مطالعہ شروع کر دیا، پتہ ہی نہیں چلا دو گھنٹے گزر گئے، پھر کاؤنٹر پر گیا تو کہنے لگے کہ دو گھنٹے مزید تاخیر سے آئے گا، میں پھر کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور کتاب دیکھنی شروع کر دی، دو گھنٹے بعد گیا، پھر وہی بات بہرحال میں کتاب کا مطالعہ کرتا رہا، جب نماز کا وقت ہوتا تو وہاں ایک مصلیٰ بنا ہوا تھا، وہاں جا کر نماز پڑھ لیتا، یا یہ کہ چائے کی طلب ہوتی تو ایک دو گھنٹے میں ایک آدھ کپ چائے پی لیتا تو بہرحال اللہ اللہ کر کے رات بارہ بجے جہاز آ گیا اور انہوں نے مجھ سے سامان لیا، بہرحال میں تو سرکاری مہمان تھا، مجھے تو زیادہ پریشانی نہیں ہوئی، لیکن پھر بھی بہرحال ایسی کرسی جو کہ ایئرپورٹوں پر رکھتے ہی اس لئے ہیں کہ آدمی اس پر سو نہ سکے اس پر صبح سات سے لے کر رات بارہ بجے تک بیٹھنا یہ وقت اللہ نے ایک کتاب کے مطالعہ کی بدولت راحت و آرام سے گزروا دیا، پھر اس کے بعد بھی رات تین بجے جہاز چلا، تو بہرحال سفر و حضر میں جہاں بھی آپ کے بیٹھنے کی جگہ ہے، سونے کی جگہ ہے آپ کے سرہانے ایک کتاب ہونی چاہئے اور اس میں بھی پھر یہ ہے کہ ایک تو علمی کتاب ہو اور ایک ذرا ہلکی ہو جس سے زیادہ بوجھ نہیں پڑتا، بزرگوں کے سوانح ہیں، ان کے اقوال، ان کے واقعات ہیں، کہ جب آپ تھکے ہوئے ہوں تو وہ پڑھ لیں، اور جب نشاط ہو تو علمی کتاب کا مطالعہ کریں، اس طرح سے آپ کے علم میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا اور کتاب سے تعلق بھی بڑھتا چلا جائے گا اور بزرگوں کے واقعات سے آپ کے اندر عملی جذبہ بھی پیدا ہوگا۔

تیسری ذمہ داری:...... اپنے علم پر عمل کرنا ہے، دراصل یہی ہے کہ جو علم دین آپ نے قرآن وسنت سے اپنے اساتذہ کے ذریعے حاصل کیا ہے، اس پر عمل کرنا اور اس عمل کو اپنی زندگی کا نصب العین اور مقصد بنانا۔

چوتھی ذمہ داری:...... چوتھی ذمہ داری آپ کے اوپر یہ ہے کہ اللہ نے آپ کو جو مرتبہ دیا ہے اس مرتبہ کو پہچاننا اور اپنی اس قدر ومنزلت کو ضائع ہونے سے بچانا ہے، یہ نہیں ہے کہ عالم بن گئے، اب جا کر ایک ٹھیلا لگالیا، اللہ نہ کرے کبھی انسان پر ایسا وقت بھی آ جاتا ہے لیکن اس میں بھی انسان کو اپنی قدر ومنزلت کو دیکھنا چاہئے، اللہ نے ہمیں دین کا سپاہی بنایا ہے، آپ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں، مسجد میں امامت خطابت کا موقع ملے وہ کریں، تدریس کریں، تصنیف وتالیف کا

ذوق ہواس پر توجہ دیں اور سپاہی کا کام ہے کہ ہر موقع پر اپنے آپ کو تیار رکھے، ہر قسم کی تربیت حاصل کرے تو بھائی ہم تو دین کے سپاہی ہیں، ہمارے اندر دین کی فکر ہونی چاہئے۔

دورہ تدریبیہ کا مقصد:......یہ کورس فرقِ باطلہ کا جو آپ کو پڑھایا گیا ہے، وہ اس لئے نہیں پڑھایا گیا کہ آپ ان گمراہ لوگوں کے پیچھے ڈنڈا لے کر پڑ جائیں کہ او فلانے! او فلانے!......نہیں بھائی یہ ایک عالم دین کا کام نہیں ہے بلکہ یہ تو آپ کو اس لئے پڑھایا گیا ہے کہ حقیقت آپ کے سامنے واضح ہو جائے اور ایک عالم کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے علم میں یہ تمام چیزیں ہوں کہ فلاں طبقے کے کیا عقائد ہیں، فلاں طبقے کہ کیا عقائد ہیں جب کوئی ضرورت پڑے گی تو یہ باتیں آپ کو فائدہ دیں گی، آپ کو مثبت انداز میں دین کو آگے بڑھانا ہے، آپ کو اس کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ آپ کسی کو چیلنج کریں یا کسی کا نام لیں اور اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی خالی گھر ہو تو خالی گھر میں سانپ بچھو، چوہے اور خدا جانے کیا کیا جانور وہاں بسیرا کر لیتے ہیں، اب آپ یہ چاہیں کہ ہر ایک کو مارتے پھریں تو یہ آپ کے لئے انتہائی مشکل ہے بلکہ اس کا آسان سا طریقہ یہ ہے کہ آپ وہاں ایک چراغ، ایک بلب جلا دیں جب روشنی ہوگی تو خود بھی یہ ساری چیزیں وہاں سے بھاگ جائیں گی، یہی اس کا علاج ہے، اسی طرح جہاں آپ جائیں وہاں آپ مثبت انداز میں دین پھیلائیں۔

درسِ قرآن کی ضرورت:......اگر آپ کو امامت کا موقع ملے تو کوشش کریں کہ پانچوں نمازوں میں سے کسی ایک نماز کے بعد درس قرآن شروع کریں، لوگوں میں جب دین آئے گا اور جب دین کی روشنی ان کو ملے گی تو تمام فتنے اور جہالت کی تاریکیاں خود بخود دور بھاگ جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے مطالعے کو وسیع رکھیں۔

امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کی تفسیر:......آج کل میرے مطالعے میں امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کی تفسیر ''ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن'' ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں مسلک دیوبند اہل سنت والجماعت کو ایک ایک بزرگ ایسا دیا ہے کہ ان بزرگوں کا ہمارے مسلک سے تعلق خود ہمارے مسلک کے حق ہونے کی دلیل ہے تو حضرتؒ نے پچپن (۵۵) سال ایک مسجد میں درس قرآن دیا ہے اور وہ بھی ٹھیٹھ پنجابی زبان میں تو ان کا درس عوام الناس کے لئے تھا لیکن علماء کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے تو اس کے لئے کوئی تیار نہیں تھا کہ اس کو اردو میں منتقل کر کے شائع کیا جائے چونکہ یہ ایک انتہائی مشکل اور جان جوکھوں کا کام ہے، لیکن اللہ تعالیٰ رجالِ کار پیدا فرمایا کرتے ہیں، تو انہی کے شاگردوں میں دو حضرات تیار ہو گئے، انہوں نے حضرتؒ کا مکمل درس الحمد سے لے کر والناس تک مکمل ریکارڈ کیا ہوا تھا، تو انہوں نے وہ کام شروع کر دیا، پہلے اس کو لکھتے کیسٹ سے، پھر پنجابی سے اردو میں منتقل کرتے، پھر تصحیح کر کے شائع کرتے اور اب اس کی دس بارہ جلدیں آچکی ہیں۔

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے جنازہ پر تقریباً ڈیڑھ سال پہلے ہم گئے تھے تو وہاں سے واپسی پر ایک جگہ ہم گئے تو وہاں پر ایک عالم نے اس کا سیٹ ہمیں دے دیا، پھر گزشتہ دنوں سے ہم نے اس کا مطالعہ شروع کیا، اب دو

جلدیں ختم ہوچکی ہیں اور تیسری جلد شروع ہوچکی ہے، تو میں حیران ہوتا ہوں کہ کتنی محنت کی ان حضرات نے کہ پچپن (۵۵) سال ایک جگہ جم کر درس قرآن دیا تو آپ جہاں بھی جائیں آپ کو درس قرآن کا موقع ملے، آپ ضرور دیں، تفسیر بیان کریں، ترجمہ بیان کریں لیکن اپنے اکابرین کی تفسیروں کے مطالعے کے بعد اس کا بڑا فائدہ ہوگا آپ کو بھی اور عوام کو بھی، عوام کی جہالت دور ہوگی، یہ بدعات، رسومات، خرافات یہ سب جہالت کی پیداوار ہے، جب قرآن وسنت کی روشنی آئے گی تو یہ جہالتیں خود بخود ختم ہوجائیں گی اور اس کے علاوہ ایک بات اور، وہ یہ کہ آپ عالم بن گئے ہیں لیکن یہ مت سمجھیں کہ اب ہماری چھٹی ہوگئی ہے اور سیکھنا سکھانا سب ختم نہیں بھائی موت تک آدمی طالب علم ہے، اگرچہ اب آپ کو کوئی طالب علم نہیں کہے گا۔ لیکن آپ خود ہمیشہ اپنے آپ کو طالب علم سمجھیں، جہاں کوئی بزرگ آئیں، بڑے عالم آئیں، آپ ان کی خدمت میں چلے جائیں، کوئی اچھی بات آپ کو سیکھنے کو ملے، فوراً اس کو حاصل کریں، میں اب بھی بزرگوں کی کوئی بات سنتا ہوں یا پڑھتا ہوں تو فوراً ہی سوچتا ہوں کہ اپنے اندر یہ کمی رہ گئی تھی، اس کا تدارک ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ پہلے بھی میں یہ بات کئی موقعوں پر عرض کرچکا ہوں کہ اپنی مادرِ علمی سے وفا کریں، اسلام ہمیں وفا سکھاتا ہے اور میں بطور تحدیث بالنعمت کے آپ حضرات کی تذکیر کے لئے یہ بات عرض کرتا ہوں۔

مراکش کا سفر:...... میں ایک مرتبہ مراکش میں کسی کانفرنس میں گیا ہوا تھا، واپسی پر میں نے سوچا کہ کیوں نہ مصر سے ہوتا ہوا جاؤں کہ وہاں میں نے پڑھا ہے، میرے اساتذہ ہیں، ساتھی ہیں، دوسرے تعلق والے ہیں، تو میں مصری سفارت خانے میں چلا گیا اور وہاں کارڈ بھیجا تو وہاں کا جو کونسل جنرل تھا اس نے فوراً مجھے بلالیا اور اپنے دفتر میں بٹھایا، ہمارے شیخ محدث العصر حضرت مولانا علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ جتنے مصری عہدے کے اعتبار سے بڑے ہیں، بہت بااخلاق ہوتے ہیں اور ہم پاکستانیوں کی طرح جذباتی بھی ہوتے ہیں بلکہ ہم سے زیادہ ہوتے ہیں تو خیر مجھ سے پوچھا کہ آپ کی کیا خدمت کروں تو میں نے کہا کہ مجھے ویزہ چاہئے تو اس نے فارم منگوائے اور خود بھرنے بھی شروع کردیئے، فارم میں ایک خانے میں ایک سوال یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ کے جانے کا مقصد کیا ہے تو میں نے اس سوال کے جواب میں اس کو ایسا جملہ کہا کہ وہ پھڑک اٹھا، جذباتی تو ویسے ہی ہوتے ہیں، میں نے کہا ''وفاء لمصر'' پھر میں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے وہاں سے ''دکتورہ'' (ڈاکٹریٹ) کیا ہے، وہاں پڑھا ہے، میرے اساتذہ ہیں، ساتھی ہیں تو وفا کا تقاضہ یہ ہے کہ میں وہاں جاؤں، اپنے اساتذہ سے ملوں، اپنے ساتھیوں سے ملوں، اپنی مادرِ علمی میں جاؤں تو اس بات سے اتنا خوش ہوا کہ فوراً ہی ویزہ لگادیا اور پیسے بھی نہیں لئے۔

محدث العصر حضرت مولانا علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کے لئے دعاء:...... میں تحدیث بالنعمت کے طور پر آپ کو بتاتا ہوں کہ جس دن سے ہمارے شیخ محدث العصر حضرت مولانا علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کی وفات ہوئی ہے، اس دن سے لے کر آج تک میں ان کے لئے ہر نماز کے بعد سفر وحضر، ہر حالت میں کم از کم ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دعا کرتا ہوں،

کبھی کوئی اور سورت بھی ملا لیتا ہوں اور اس بات میں، میں اگر قسم کھاؤں تو ان شاء اللہ حانث نہیں ہوں گا اور میرے ذہن میں ایک فہرست ہے جس میں میرے والدین بھی ہیں، اساتذہ بھی ہیں، بزرگ بھی ہیں، ساتھی بھی ہیں، ان سب کے لئے میں دعا کیا کرتا ہوں تو بہرحال آپ نے آٹھ سال یہاں پڑھا ہے، کسی نے پانچ سال پڑھا ہے، کسی نے صرف دورہ حدیث یہاں پر کیا ہے، اس طرح آپ کے ایک دوسرے پر بھی حقوق ہیں، آپ حضرات کافی وقت اکٹھے پڑھتے رہے۔

''والصاحب بالجنب'' صاحب جناب کی تفسیر آپ پڑھ چکے ہیں کہ تھوڑی دیر کے لئے بھی آپ کی کسی کے ساتھ مجلس ہو، اس کا بھی آپ پر حق ہے، ہمارے بزرگوں نے قرآن وسنت کے احکامات کی عملی تصویر ہمیں دکھائی ہے جس سے مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی متاثر ہوئے۔

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا واقعہ:......شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے ایک سفر کا واقعہ ہے، ہمارے بزرگ عموماً ٹرین میں سفر کیا کرتے تھے اور اس میں بھی تھرڈ کلاس میں، کبھی کبھی فرسٹ کلاس میں ہوتا ہوگا تو بہرحال حضرت مدنیؒ سفر کر رہے تھے اور حضرتؒ تو ویسے ہی بہت مشہور ومعروف آدمی تھے، کیونکہ سیاست میں بھی تھے، چنانچہ ہندوؤں کا ایک بڑا لیڈر بھی اسی ڈبے میں آ گیا، جس میں حضرتؒ موجود تھے اور ظاہر ہے کہ ''والصاحب بالجنب'' کے مصداق سفر میں جو آدمی آپ کے دائیں بائیں بیٹھا ہے اس کا بھی حق ہے، چنانچہ حضرتؒ نے اس آیت پر عمل کرتے ہوئے اس کا خیال رکھا، کھانے، پینے میں، اس طرح سے دوسری چیزوں میں، اسی اثناء میں وہ قضائے حاجت کے لئے بیت الخلاء گیا اور آپ جانتے ہیں کہ ریل گاڑیوں میں واش روم ایک طرف بنا ہوا ہوتا ہے، چنانچہ وہ گیا اور جاتے ہی منہ بناتے ہوئے واپس آ گیا، حضرتؒ نے تاڑ لیا، پوچھا کیا بات ہے تو کہنے لگا کہ حضرت واش روم اتنا گندا ہے کہ استعمال کے قابل ہی نہیں، خیر بات ختم ہوگئی، لیکن حضرتؒ کے دل میں فوراً یہ خیال آیا کہ ''والصاحب بالجنب'' یعنی یہ میرا سفر کا ساتھی ہے اور ایک تکلیف میں مبتلا ہے اور ہر آدمی جانتا ہے کہ انسان کو تقاضہ ہو تو اس کو روکنا کتنا مشکل ہوتا ہے تو حضرتؒ نے سوچا کہ میں اس کے لئے کیا کر سکتا ہوں، اس کی تکلیف کا ازالہ کیسے کر سکتا ہوں اور اس کو پتہ بھی نہ چلے یہ خیال آتے ہی فوراً اٹھے اور اس انداز سے کہ جیسے خود حضرتؒ کو قضائے حاجت کی ضرورت پیش آ گئی ہو، لوٹا اٹھایا اور بیت الخلاء کی طرف تشریف لے گئے اور جا کر لوٹے سے پانی بھر بھر کر بیت الخلاء کو صاف کر دیا اور واپس آ کر ہندو لیڈر کو کہنے لگے کہ ارے بھائی! وہ تو بالکل صاف ستھرا ہے، ابھی میں استعمال کر کے آ رہا ہوں، جائیے آپ، وہ چلا گیا اور جاتے ہی سمجھ گیا بے وقوف تو تھا نہیں لیڈر تھا سمجھ گیا کہ انہوں نے خود صاف کیا ہے واپس آیا اور آتے ہی سامان اٹھایا اور اگلے ہی اسٹیشن پر اترنے لگا، حضرتؒ نے اس سے پوچھا کہ آپ کو تو آگے اترنا تھا تو کہنے لگا جی ہاں آگے جانا تھا لیکن مجھے خطرہ ہے کہ اگر مزید کچھ وقت آپ کے ساتھ رہا تو میں مسلمان ہو جاؤں گا، بہرحال یہ اس کی بدقسمتی تھی، تو یہ ہمارے اکابر تھے، تو ہمیں بھی چاہئے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا خیال رکھیں۔

پانچویں ذمہ داری:......پانچویں ذمہ داری آپ کی یہ ہے کہ اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کریں، اب آپ کی شادیاں ہوں گی تو بھائی گھر والوں کے ساتھ بہترین رویّے سے پیش آئیں، اپنے اندر برداشت صبر وتحمل پیدا کریں، آپ کے ایسے اخلاق ہوں کہ لوگ کہیں کہ بیٹیاں مولویوں کو دینی چاہئیں۔ یہ پرلے درجے کی جہالت ہے کہ بے جا گھر والوں پر سختی، تشدد، والدین، بہن بھائیوں سے ملنے پر پابندی، انتہائی غلط اور بے دینی کی سوچ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی پیروی کیجئے۔ ''انك لعلیٰ خلق عظیم ''اپنے آپ کو عملی نمونہ بنا کر پیش کیجئے، آپ کو دیکھ کر لوگ کہیں کہ عالم دین ایسے ہوا کرتے ہیں ایسے بااخلاق اور اچھی صفات والے ہوتے ہیں۔

چھٹی ذمہ داری:......اگر اب تک آپ کا کسی بزرگ سے تعلق نہیں ہے تو جہاں آپ کا رجحان ہو، جس سے مزاج ملتا ہو ان سے اصلاحی تعلق قائم کیجئے، یہ بھی آپ کی ذمہ داری میں شامل ہے اور یہ تعلق بہت زیادہ ضروری ہے اور اس کے بے شمار فوائد ہیں، آپ حضرات جانتے ہیں کہ یہ تعلق سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے اس سے آپ کے علم وعمل ہر چیز میں ترقی ہوگی۔

تبلیغ کے بارے میں:......جن دوستوں نے ایک سال کے لئے تبلیغ میں جانے کا ارادہ کیا ہے، بہت ہی مبارک ہیں لیکن اس میں بھی آپ محض وقت گزاری مت کیجئے، بلکہ تبلیغ کی روح کو سیکھئے اور وہ کیا ہے ''ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن ''اسلامی آداب کو، دین کو پھیلانے کے طریقے کو سیکھنا ہے۔ بہرحال یہ تو چند بے ربط باتیں تھیں، ایک عالم کے لئے کسی قسم کی ترغیب کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے سامنے سب کچھ کھول دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصلی الله علی سیدنا محمد وعلیٰ اله و صحبه وسلم

☆......☆......☆

دعائے مغفرت

جناب عطاء الرحمٰن صاحب ۲۵ شوال ۱۴۳۲ھ کو انتقال کر گئے، موصوف وفاق المدارس کے امور میں حضرت ناظم اعلیٰ وفاق المدارس مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہ کے معاون وسیکریٹری تھے اور گزشتہ بارہ تیرہ سال سے ادارۂ وفاق سے وابستہ تھے، مرحوم کی عمر تقریباً ساٹھ سال تھی، اللہ جل شانہ ان کی مغفرت فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، قارئین ماہنامہ وفاق المدارس سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے...................(ادارہ)

☆......☆......☆